www.KitaboSunnat.com

قسط نمبر ۱

تذکرۃ المشاہیر

عبدالرشید عراقی

امام محمدؒ بن اسمٰعیل بخاری

اور

ان کی علمی خدمات

محدثین کے گروہ میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری کو جو خاص مقام حاصل ہے اس سے کون واقف نہیں ہے۔ امام بخاری وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی خدمت حدیث میں صرف کردی اور اس میں جس قدر ان کو کامیابی ہوئی اس سے ہر وہ شخص جو تاریخ سے معمولی سی واقفیت رکھتا ہے وہ اس کو بخوبی جانتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ امام المحدثین اور "امیرالمومنین فی الحدیث" کے لقب سے ملقب ہوئے اور ان کی پرکھی ہوئی حدیثوں اور جانچے ہوئے راویوں پر کمال وثوق کیا گیا اور ان کی مشہور کتاب الجامع الصحیح بخاری کو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کا خطاب دیا گیا۔

نام و نسب و ابتدائی حالات: امام بخاری کا نام محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ ہے۔ کنیت ابوعبداللہ اور لقب امام المحدثین اور امیرالمومنین فی الحدیث ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ بردزبہ فارس کے رہنے والے تھے اور مذہبا" مجوسی تھے۔

امام بخاری کے پردادا مغیرہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور اس زمانہ کا قاعدہ یہ تھا کہ جس شخص کے ہاتھ پر اسلام لاتے تھے اسی کی نسبت سے نومسلم مشہور ہوجاتے تھے۔ مغیرہ چونکہ حاکم بخارا یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے اسی لئے جعفی کہلائے حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

نُسِبَ اِلَيْهِ الْجُعْفِيُّ نَسَبًا وَّ لَاءً عَمَلًا بِمَذْهَبِ مَنْ يَّرٰى اَنَّ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِهٖ شَخْصٌ كَانَ وِلَاءُهٗ لَهٗ وَاِنَّمَا قِيْلَ لَهُ الْجُعْفِيُّ لِذٰلِكَ

جعفی اسلام لانے کی وجہ سے مشہور ہوئے اس لئے کہ (یمان جعفی) کے ہاتھ پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرف بہ اسلام ہوئے تھے اور جعفی خاندان سے ویسے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام بخاری کے والد ابوالحسن اسمٰعیل بن ابراہیم بڑے پایہ کے محدث تھے۔ آپ کے اساتذہ میں امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) اور امام عبداللہ بن مبارک (م ۱۸۱ھ) کے نام ملتے ہیں۔ امام بخاری نے ان کا متصل تذکرہ اپنی تصنیف تاریخ کبیر میں کیا ہے۔

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد خطیب قسطلانی (م ۹۲۳ھ) نے "ارشاد الساری" کے مقدمہ میں حافظ ابن حبان کی کتاب الثقات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اسمٰعیل نے حماد بن زید' امام مالک' ابو معاویہ اور دیگر اعیان زمانہ سے احادیث روایت کیں۔

اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ وَالِدُ الْبُخَارِیْ یَرْوِیْ عَنْ حَمَّادِبْنِ زَیْدٍ وَّمَالِکٍ وَرَوٰی عَنْہُ الْعِرَاقِیُّوْنَ

علامہ اسمٰعیل بن ابراہیم بہت پاکیزہ نفس اور عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ امام بخاری کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ آپ کے والد کا شمار جلیل القدر محدثین کے گروہ میں ہوتا ہے اور یہ فخر اسلام میں چیدہ لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔

امام بخاری کی والدہ بھی بہت عبادت گزار اور صاحب کرامات تھیں اللہ سے دعا کرنا' رونا اور عاجزی کرنا ان کا خاص حصہ تھا۔ امام بخاری کی صغر سنی میں آنکھیں خراب ہوگئیں اور بصارت جاتی رہی امام صاحب کی والدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی انکساری اور عاجزی سے دعا کرتی تھیں کہ اے اللہ میرے بچے کی بینائی درست فرمادے۔ ایک دن ان کو خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ وہ فرما رہے ہیں کہ تمہارے رونے اور دعا کرنے سے تمہارے بیٹے کی آنکھیں اللہ تعالیٰ نے درست کردی ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے جس شب خواب دیکھا اسی صبح کو میرے بیٹے کی آنکھیں درست ہوگئیں۔

علامہ سبکی لکھتے ہیں:

یعنی محمد بن اسمٰعیل کی بصارت جاتی رہی اور ان کی والدہ ان کے لئے دعا کرتی تھیں اور انہوں نے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جو آپ سے فرمارہے تھے کہ تمہارے کثرت سے رونے اور دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کی بینائی درست کردی ہے۔

ولادت: امام محمد بن اسمٰعیل بخاری ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بروز جمعہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ بخارا خراسان کا مشہور شہر ہے۔ فتوحات اسلامیہ سے پہلے یہ شہر ملوکِ سامانیہ کا دارالخلافہ تھا۔ یہ شہر بنو امیہ کے دور میں اسلامی سلطنت میں داخل ہوا۔

تعلیم و تربیت: امام بخاری صغیرالسن ہی تھے کہ آپ کے والد اسمٰعیل بن ابراہیم نے انتقال کیا۔ اس لئے آپ کی تعلیم و تربیت آپ کی والدہ کی آغوش میں ہوئی امام صاحب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تحصیل علم کا زمانہ بچپن ہی سے شروع ہوتا ہے۔ ابتدائی تعلیم میں علم فقہ پر توجہ کی اور امام وکیع اور امام عبداللہ بن مبارک جیسے اساتذہ فن کی تصنیفات کا مطالعہ کیا اور ۱۵ برس کی عمر میں ہی فقہ کی تعلیم سے فارغ ہوگئے۔

سفر حج : ۱۶ سال کی عمر میں امام بخاری مع اپنی والدہ اور بڑے بھائی کے حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے آپ کی والدہ اور بھائی حج سے فراغت کے بعد بخارا واپس آگئے اور امام بخاری مکہ معظمہ میں قیام فرما رہے۔ مکہ معظمہ میں آپ کا قیام دو سال رہا اور اس کے بعد آپ ۱۸ سال کی عمر میں مدینہ منورہ چلے گئے قیام مدینہ میں آپ نے روضہ نبوی کے پاس چاندنی راتوں میں "قضایا الصحابہ والتابعین" اور "تاریخ کبیر" تصنیف کی۔

سماع حدیث کے لئے سفر: رحلت (سفر) محدثین کی اصطلاح میں وہ سفر ہے جو حدیث یا حدیث کی اسناد عالی حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نے سماع حدیث کے لئے سفر کا آغاز ۲۱۰ھ میں کیا اور اس سلسلہ میں شام، مصر، جزیرہ حجاز مقدس، کوفہ اور بغداد کا سفر کیا۔ بصرہ آپ چار مرتبہ گئے اور بغداد کا سفر آپ نے ۸ مرتبہ کیا آپ نے ہر جگہ اساطینِ فن سے استفادہ کیا۔

اساتذہ و شیوخ : امام بخاری کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے حافظ ابن حجر نے امام صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ۔

كَتَبْتُ عَنْ اَلْفٍ وَثَمَانِيْنَ نَفْسًا لَيْسَ فِيْهِمْ اِلَّا صَاحِبُ حَدِيْثٍ

میں نے ۱۰۸۰ آدمیوں سے حدیثیں لکھیں ان میں سب کے سب محدث تھے۔
آپ کے چند مشہور اساتذہ کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

امام محمد بن سلام بیکندی : ان کا شمار ممتاز محدثین کرام میں ہوتا ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک اور امام سفیان بن عُیینہ کے شاگرد تھے۔ امام مالک بن انس کے ہم عصر تھے علوم اسلامیہ کی تحصیل و اشاعت میں ۸۰ ہزار درہم صرف کئے ۲۲۵ھ میں وفات پائی۔

امام عبداللہ بن محمد مسندی : ان کا شمار بھی ممتاز محدثین کرام میں ہوتا ہے۔ امام سفیان بن عیینہ اور امام فضیل بن عیاض کے شاگرد تھے۔ ۱۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ارباب سِیَر اور محدثین کرام نے ان کی عدالت و ثقاہت اور حفظ و ضبط کا اعتراف کیا ہے۔

یحییٰ بن معین : فن حدیث میں ایک اہم شعبہ اسماء الرجال ہے۔ اس میں حدیث کے رواۃ پر اس حیثیت سے بحث ہوتی ہے کہ کون راوی قابل اعتماد ہے۔ اور کون ناقابل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتماد یا راوی کی اخلاقی زندگی کیسی ہے اس میں عقل و فہم کا ملکہ کس قدر ہے۔ اس کے علم اور قوت حافظہ کا کیا حال ہے۔ امام یحییٰ بن معین اس فن کے امام ہی نہیں بلکہ امام الائمہ سمجھے جاتے ہیں ۔ یحییٰ بن معین کے اساتذہ میں امام عبداللہ بن مبارک امام وکیع بن الجراح اور یحییٰ بن سعید القطان کے نام ملتے ہیں۔ امام یحییٰ بن معین کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی صحیح اور غیر صحیح روایات کی تمیز کرنے میں صرف کردی۔ امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) جو آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں فرمایا کرتے تھے کہ جو روایت یحییٰ بن معین کو معلوم نہ ہو اس کی صحت مشکوک ہے ۔ امام یحییٰ بن معین نے ۲۳۳ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا ۔

امام علی بن مدینی : امام علی بن مدینی کا شمار اکابر محدثین کرام میں ہوتا ہے۔ جرح و تعدیل کے امام تھے۔ آپ کے اساتذہ میں یحییٰ بن سعید القطان سفیان بن عیینہ امام عبدالرحمٰن بن مہدی (م ۱۹۸ھ) اور امام ابو داؤد طیالسی کے نام ملتے ہیں ۔ امام علی بن مدینی کے علم و فضل ، تبحر علمی ، حفظ و ضبط اور عدالت و ثقاہت کا علمائے فن نے اعتراف کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی بن مدینی کو علم حدیث کے لئے پیدا کیا۔

امام علی بن مدینی اخلاق و عادات میں سلف کا نمونہ تھے۔ ان کی زندگی کا ہر گوشہ اتنا پاکیزہ اور پرکشش تھا کہ۔

كَانَ النَّاسُ يَكْتُبُوْنَ قِيَامَهٗ وَقُعُوْدَهٗ وَلِبَاسَهٗ وَكُلَّ شَيْئٍ يَقُوْلُ وَيَفْعَلُ

ان کی چال ڈھال ، نشست و برخاست ، ان کے لباس کی کیفیت غرض ان کے ہر قول و عمل کو لوگ لکھ لیا کرتے تھے۔

ان ہی اوصاف کا کرشمہ تھا کہ جب تک ان کا قیام بغداد میں رہتا ۔ سنت کا چرچا بڑھ جاتا اور شیعیت کا زور گھٹ جاتا اور جب آپ بغداد سے بصرہ چلے جاتے تو شیعیت کا زور دوبارہ ہو جاتا ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ۔

وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ إِذَا قَامَ عِنْدَنَا أَظْهَرَ السُّنَّةَ وَإِذَا ذَهَبَ إِلَى الْبَصْرَةِ أَظْهَرَ التَّشَيُّعَ

امام علی بن مدینی نے ۲۳۴ھ میں انتقال کیا۔

(جاری ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ